پاک و ہند کے قادری علما و مشائخ کا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں کردار

محرر : ابو اسید غلام نبی عطاری سندھی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ (متوفٰی 1921 ء) اور تحفظ ختم نبوت :

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں نہ صرف فتاویٰ لکھے بلکہ آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے کئی کتب و رسائل تصنیف فرمائے ، اور حدائق بخشش میں کئی اشعار میں آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت بیان کیا ہے۔

ملاحظہ کیجیے !

امام اہل سنت رحمۃ اللّٰہ علیہ نے تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت میں مستقل جو کتب و رسائل تحریر فرمائے ان کے نام مع سن تصنیف درج ذیل ہیں۔

(1) 1899 ء میں ,, جزاء اللّٰہ عدوہ بإباہ ختم النبوۃ 1316 ھ ،،
(دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء)۔

(2) 1902 ء میں ,, السوء و العقاب علٰی المسیح الکذاب 1320 ھ ،،

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب)۔

(3) 1905 ء میں ,, قھر الدیان علی مرتد بقادیان 1323 ھ ،،
(قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)۔

(4) 1908 ء میں ,, المبین ختم النبیین 1326 ھ ،،
(حضور کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل)۔

(5) 1921 ء میں اپنی زندگی کی آخری کتاب ,, الجزائر الدیانی علی المرتد القادیانی 1340 ھ ،،
(قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)

نوٹ ! یہ پانچوں رسائل فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر 14 ، 15 میں موجود ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے بارے میں فتاویٰ :

امام اہل سنت نے جہاں قادیانی اور قادیانیوں کی تردید و ابطال میں کتب و رسائل تحریر فرمائے ہیں ، وہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ وقتاً فوقتاً فتاویٰ بھی دیتے رہے۔

چند کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں !

-------- قادیانی کے پیچھے نماز :

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں : آج کل کے عام رافضی ، وہابی ، نیچری ، قادیانی ، غیر مقلد کے پیچھے نماز محض باطل ہے جیسے کسی ہندو یا پادری کے پیچھے۔
(فتاوٰی رضویہ جلد 6 ، ص 515 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

------- قادیانی کی نماز ، نماز نہیں :
نہ قادیانیوں کی نماز ہے نہ ان کا خطبہ ، خطبہ کہ وہ مسلمان ہی نہیں ، اہل سنت اپنی اذان کہہ کر اسی مسجد میں اپنا خطبہ پڑھیں ، اپنی جماعت کریں یہی اذان و خطبہ و جماعت شرعاً معتبر ہوں گے۔
(فتاوٰی رضویہ ، ج 8 ص 463)

سیدی اعلیٰ حضرت اور اشعار میں عقیدہ تحفظ ختم نبوت :

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

سب سے اوّل سب سے آخر
اِبتِدا ہو اِنتِہا ہو

تھے وسیلے سب نبی تم
اصل مَقْصُودِ ہُدیٰ ہو

سب تمہاری ہی خبر تھے
تم مُؤخَّر مُبتَدا ہو

قُربِ حق کی منزلیں تھے
تم سفر کا مُنْتَہیٰ ہو۔

مزید رباعی جس میں ختم نبوت کا ذکر ہے :

آتے رہے اَنبیا کَمَا قِیْلَ لَھُمْ
وَ الْخَاتَمُ حَقُّکُمْ کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تَنْزِیْل تمَام
آخر میں ہوئی مہر کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ

علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ کی خدمات (متوفی 1380 ھ / مطابق 1961 ء)

ابن امام المحدثین مولانا سید دیدار علی شاہ خلیفہ اعلیٰ حضرت جو تبلیغ اسلام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے ، آپ نے پاک و ہند کے گوشے گوشے میں تبلیغ فرمائی اور قادیانیت کے استیصال میں کلیدی کردار ادا کیا ، آپ مسجد وزیر خان لاہور کے خطیب و انجمن حزب الاحناف لاہور کے امیر تھے ، 26 ، 27 ، 28 مارچ 1948 ء کو علامہ سید احمد سعید کاظمی کی تحریک پر انوار العلوم ملتان میں ایک اجلاس منعقد ہوا ، جس میں پاکستان بھر کے علما و مشائخ شریک ہوئے ، اسی میں اہلسنت کی سیاسی جماعت کی تشکیل ہوئی اور بعد تشکیل حضرت علامہ سید ابو الحسنات صدر ہوئے ، آپ نے جمعیت کے پلیٹ فارم سے نمایاں کارنامے انجام دیئے ، برکت علی اسلامیہ ہال لاہور میں منعقد کنوینشن دسمبر 1952 ء میں منظور شدہ مطالبات کو منوانے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور تحریک تحفظ ختم نبوت کو منظور کرانے کے لیے پاکستان کے تمام سنی علما اور دیوبندی ، غیر مقلد ، جماعت اسلامی اور شیعہ سب نے مل کر 1953 ء میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بنائی ، علامہ سید ابو الحسنات قادری اس کے صدر منتخب ہوئے ، متفقہ طور پر وزیر اعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین

مسلم لیگ کی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ظفر اللّٰہ خان کو وزارت خارجہ کے منصب سے بر طرف کیا جائے ، اور مرزائیوں کو قانونی طور سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ، لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی ، آخر طے پایا کہ ایک وفد کراچی جا کر وزیر اعظم سے ملے اور مطالبات پیش کرے۔

خواجہ صاحب نے معذوری کا اظہار کیا اور قائدین وفد کو گرفتار کر لیا ، یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔

1953 ء کی یہ کہانی سید مظفر علی شمسی اپنے لفظوں میں اس طرح بیان کرتے ہیں :
,, میں اس وقت مجلس عمل کا سکریٹری تھا ، ہر جلسے میں مجھے موصوف کے قریب رہنے کا موقع ملا ، میں ان سے بہت متاثر تھا ، انہیں ہر اسٹیج پر با عمل پایا ، خواجہ ناظم الدین مرحوم وزیر اعظم سے ہر ملاقات میں مولانا کے ہمراہ رہا ، جس شان سے موصوف نے قوم کے مطالبات پیش کیے انہیں کا حصہ تھا ، ہر ملاقات کے بعد خواجہ صاحب اکثر حضرت مولانا کے پیچھے نماز پڑھتے ، ان کی شخصیت اور ان کے علم و فضل کا اقرار کرتے ، مولانا ہر ملاقات میں ان سے ایک خواہش کا اظہار کرتے کہ شمع رسالت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے پروانوں کے مطالبات تسلیم کریں ، اس سلسلے میں مولانا نے پورے ملک کا دورہ کیا ، اور ختم نبوت کے سلسلے میں لاکھوں مسلمانوں سے خطاب کیا ، میں حیران تھا کہ ایک گوشہ نشین عالم کس طرح اس مسئلے کے لیے بے قرار ہے ، میں اکثر موصوف کو مسلمانوں کے لیے رو رو کر دعا کرتے دیکھا ہے۔

علما کی گرفتاری : مطالبات منظور نہ ہونے پر ڈائریکٹ ایکشن کا جب اعلان ہوا ، تو اسی شب حضرت مولانا کی قیادت میں ان کے رفقاء کو گرفتار کر لیا گیا ، جس کے بعد یہ تحریک ملک گیر زور پکڑ گئی اور آپ کو ایک روز اچانک یہ اطلاع ملی کہ مولانا خلیل احمد قادری خطیب مسجد وزیر خان لاہور

کو مارشل لا حکومت نے پھانسی کی سزا دے دی ہے ، اپنے اکلوتے فرزند کے بارے میں یہ روح فرسا خبر سن کر سجدے میں گر گئے اور عرض کیا کہ الٰہی ! میرے بچے کی قربانی منظور فرما

ڈیڑھ ماہ تک کراچی سینٹرل جیل میں رکھنے کے بعد آپ کو سکھر سینٹرل جیل میں نظر بند کردیا گیا ، جس میں آپ کے علاوہ مولانا عبد الماجد بدایونی ,, صاحبزادہ فیض الحسن ،، سید عطاء اللّٰہ شاہ بخاری ، اور سید مظفر علی شمسی بھی تھے۔

مجاہد ملت مولانا عبد السّتار خان نیازی نے مسجد وزیر خان کو مرکز بنا کر اپنی شعلہ بار تقریروں سے تحریک کو آگے بڑھایا ، انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا ، اور ان کے خلاف پھانسی کا فیصلہ صادر کر دیا گیا۔

قریب تھا کہ یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہو جاتی لیکن بعض آسائش پسند لیڈر حکومت سے معافی مانگ کر رہا ہوگئے ، بعد ازاں مولانا ابو الحسنات اور مولانا عبد الستار خان نیازی کو بھی رہا کردیا گیا ، اس طرح یہ تحریک وقتی طور پر رک گئی ، 1974 ء میں دوبارہ یہ تحریک چلی تو کامیابی سے ہمکنار ہو گئی اور 7 ستمبر کو مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ (دیکھئے : قادیانیت اور تحریک تحفظ ختم نبوت ، ص 81 تا 83)

آپ کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں تصانیف :

آپ نے یہ تین رسائل تحریر فرما کر (1) اکرام الحق کی کھلی چھٹی کا جواب (2) کرشن قادیانی کے بیانات ہذیانی (3) اور " قادیانی مسیح کی نادانی اس کے خلیفه کے زبانی" قادیانیوں کے مکر و فریب اور باطل دعووں کا رد فرمایا۔

مبلغ اسلام علامہ عبد العلیم میرٹھی کی خدمات :

آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے والد ہیں ، اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے خلیفہ ہیں ، قیام پاکستان کے بعد کراچی چلے گئے پھر مدینہ منورہ میں 1954 ء میں انتقال فرمایا ، آپ اعلیٰ حضرت کے خلفا میں امتیازی اوصاف کے حامل تھے ، آپ کئی زبانوں کے ماہر تھے ، آپ نے عالمی پیمانے پر مجاہدہ تبلیغ اسلام کا بیڑا اٹھایا ، یورپ و امریکہ ، افریقہ ، آسٹریلیا ، اور ایشیا کے سیکڑوں ملکوں میں گھوم گھوم کر اسلام کی تبلیغ کی۔

اسی ضمن میں قادیانیت کے خلاف جہاد بھی کیا ، آپ کی تبلیغ سے جہاں ستر ہزار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور بہت سے بد عمل اور بد عقیدہ لوگ راہ راست پر آئے وہیں بے شمار قادیانی آپ کی تبلیغ کے اثر سے قادیانیت سے تائب ہوئے ، آپ نے تحریر و تقریر دونوں ذریعوں سے قادیانیت کی بیخ کنی کی ، اور اس فتنے سے دنیا کو آزاد کیا۔

حضرت مبلغ اسلام نے اپنے عالمی دوروں خصوصاً افریقی ممالک اور انڈونیشیا و ملیشیا کے تبلیغی دوروں میں قادیانیت کے خلاف جہاد کیا اور عقیدہ ختم نبوت کی بین الاقوامی سطح پر ترجمانی کا اوّلین سہرا آپ ہی کے سر ہے ، فتنہ قادیانیت سے عالم اسلام کو آگاہ کرنے کے لیے آپ نے انگریزی میں ,, THE MIRROR ،، عربی زبان میں ,, المرأة ،، اور اردو اور انڈونیشیا کی زبان میں ,, مرزائی حقیقت کا اظہار ،، نامی کتابیں لکھیں ، اور لا تعداد نسخے دنیا بھر میں تقسیم کرنے کا انتظام بھی فرمایا۔
یہ کتاب در حقیقت ، ماریشش کے مرزائی مبلغ حافظ جمال احمد کے اشتہار ,, حقیقت کا اظہار ،، کا رد بلیغ ہے ، جس کو مرزائی مبلغ نے اس وقت شایع کیا جب مؤلف کتاب حضرت علامہ عبد العلیم میرٹھی ماریشش کے تبلیغی دورے

سے واپس ہو رہے تھے ، اور روز ہل (ماریشش) کے مسلمانوں کے درمیان آخری وعظ قادیانیت کے رد میں فرمایا تھا۔

اس کتاب میں سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کی ان تحریروں کا ذکر ہے ، جو سواد اعظم کے متوارث اسلامی عقائد کے خلاف ہیں ، پھر بتایا ہے کہ حدیث میں مروی لفظ سواد اعظم سے مراد اہلسنت و جماعت ہیں اور قادیانیت سواد اعظم سے الگ ایک باطل فرقہ ہے ، پھر خاتم النبیین کا صحیح مفہوم بتایا ہے ، جو قرآن و حدیث اور تصریحات علما کے مطابق ہے اور وہ مفہوم یہ ہے کہ حضور سب سے آخری نبی ہیں ، اخیر میں ,, خدائی سرخی کی چھینٹیں ،، کے عنوان سے شان الوہیت میں مرزا کی گستاخیوں کا ذکر کیا ہے ، مزید کچھ اور بھی بحثیں ہیں۔

1927 ء میں انڈونیشیا کی سب سے بڑی اسلامی تنظیم جمعیت محمدیہ کے پلیٹ فارم سے قادیانیوں کے حملوں کا جواب دیا۔

اسی کے لگ بھگ ملایا میں اسلام پر قادیانی حملے کے اثر کو ختم کیا اور عربی ، اردو ، اور انگریزی میں تقاریر کا سلسلہ شروع کیا ، جس میں مسلمانوں کی مذہبی زندگی کو قادیانیت کے جرائم سے محفوظ کردیا اور وہ اثر ہوا کہ مرزائیوں کا داخلہ بند ہوگیا۔

1928 ء میں ماریشش پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ وہاں کے مسلمان قادیانیوں کے پنجے میں بری طرح جکڑے ہوئے ہیں ، چنانچہ آپ نے جلسوں میں بر سر عام مرزا غلام احمد قادیانی کے عبدیت ، مسیح موعود اور نبوت کے جھوٹے دعووں کا رد کیا ، اور مرزائیوں کے دیگر عقائد کا رد کیا ، مرزائیت کے خلاف آپ کے اس لسانی جہاد کا جہاں یہ اثر ہوا کہ بے شمار قادیانیوں نے قادیانیت ترک کردی اور اسلام قبول کیا ، ماریشش میں پہلی بار مرزائیت کو

حق کے مقابلے میں شکست و ناکامی سے دو چار ہونا پڑا ، اور اس کے بعد اس ملک میں اس جماعت کی ترقی کے امکانات ختم ہوگئے۔

سرینام (جنوبی امریکہ) مرزائیوں کا مرکز تھا ، جہاں غالباً 1935 ء میں سب سے پہلے تبلیغ دین کے لیے حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللّٰہ علیہ تشریف لے گئے ، جنہوں نے ایک بڑی تعداد کو مرزائیت کے فریب سے نجات دلائی اور اہل سنت و جماعت کا مرکز قائم کیا۔

حضرت مبلغ اسلام 1928 ء میں پورٹ لوئس (ماریشش) کے میئر عبد الرزاق صاحب کی دعوت پر جب ماریشش پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ وہاں کے سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیت کے دجل و فریب نے بری طرح متاثر کردیا ہے ، آپ نے فوری طور پر مرزا قادیانی کے خلاف علم جہاد بلند فرمایا اور جگہ جگہ جلسے منعقد کر کے مسلمانوں کو اس جھوٹے نبی کی کفریہ باتوں سے آگاہ کیا ، اور آپ نے اپنے مساعی سے قادیانیت کی کمر توڑ دی ، تاہم ایک چھوٹا سا گروہ پروفیسر زین العابدین نامی شخص کے ماتحت قادیانیت پر قائم رہا ، لیکن جب حضرت مبلغ اسلام نے 1930 ء میں ماریشش کا دوبارہ دورہ فرمایا تو پروفیسر موصوف نے حضرت سے کئی مباحثے کیے اور بالآخر اپنے ساتھیوں کے ساتھ قادیانیت سے توبہ کی اور آپ کے ہاتھوں پر حلقہ بگوش مسلمان ہوگئے ، اس طرح ماریشش میں مرزائیت اور قادیانیت کا مکمل خاتمہ ہوگیا۔

1931 ء میں جب علامہ عبد العلیم میرٹھی صدیقی سنگاپور کے دورہ پر وہاں تشریف لے گئے تو وہاں تقریباً ایک ماہ قیام کے دوران آپ نے مسلسل رد قادیانیت میں تقاریر فرمائیں۔ اور بہت سے قادیانیوں نے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کی۔

اسی طرح سری لنکا ، ہانگ کانگ ، فلپائن ، مشرقی افریقہ ، جنوبی افریقہ ، برٹش گیانا ، ڈچ گیانا ، مڈغا سکر ، کناڈا اور ٹرینی ڈاڈ کے تبلیغی دوروں کے درمیان آپ نے فتنہ قادیانیت کے خلاف زبردست تقاریر کیں اور ,, عقیدہ ختم نبوت ،، کے مسئلہ پر بہت سے مباحثوں اور مناظروں میں قادیانیوں کو ذلت آمیز شکست سے دو چار کیا ، آپ کی فاضلانہ و علمی کاوشوں سے ہزاروں قادیانیوں کو توبہ کی توفیق ہوئی۔

(قادیانیت اور تحریک ختم نبوت ، 109 تا 111)

تاج الشریعه علامه مفتی اختر رضا خان ازہری (متوفٰی 2018 ء) اور تحفظ ختم نبوت :

تحفظ ختم نبوت اور تاج الشریعه : عقیده ختم نبوت اور ناموس رسالت مآب صلی اللّٰه علیه وآله وسلم کا تحفظ آپ کو ورثے میں ملا تھا۔ آپ نے کتابیں لکھ کر ، خطاب کے ذریعے اور تردیدی فتاویٰ کے ذریعے اور اشعار کے ذریعے عقیده ختم نبوت کی تفہیم و ترویج اور تحفظ کا فریضه انجام دیا۔

المعتقد کا اردو ترجمه : سیف اللّٰه المسلول مولانا فضل رسول قادری بدایونی رحمۃ اللّٰه علیه کی عربی میں لکھی گئی شہره آفاق کتاب المعتقد المنتقد پر آپ کے پر دادا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللّٰه علیه نے نہایت عالمانه اور عارفانه انداز میں المعتمد المستند بناء نجاة الابد کے نام سے عربی میں حاشیه لکھا۔ آپ رحمۃ اللّٰه علیه نے افاده عام کے لیے اس کا رواں دواں ترجمه فرمایا ہے۔ اس حاشیه میں بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللّٰه علیه نے گمراه فرقوں اور ان کے سرغنوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی کی آنجہانی کی خوب خبر لی ہے۔

حقیقۃ البریلویۃ معروف بہ مرآۃ النجدیہ : آپ کی یہ مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس میں آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے دیگر فرق باطلہ کی تردید تو کی ہے لیکن منکر ختم نبوت و مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی خوب خبر لی ہے اور اس کی تردید کی ہے۔

ختم نبوت کانفرنس :

امریکہ کے شہر ہوسٹن میں جب قادیانیت ذریت نے سر اٹھانا شروع کیا علامہ مولانا احمد قمر الحسن قادری بستوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے وہاں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا اور اس کی صدارت کے لیے تاج الشریعہ کو خصوصی دعوت دی گئی۔
20 اگست 2000 ء کو ہوسٹن شہر میں تاج الشریعہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کی زیر صدارت ختم نبوت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ نظامت کے فرائض علامہ قمر الحسن قادری بستوی صاحب زید مجدہ نے خود سنبھالے۔ اس میں ایشیا ، یورپ ، اور امریکا کے علاوہ کے مشائخ نے بھرپور شرکت کی۔ سب سے پہلے مقامی علما نے خطابات فرمائے۔
مولانا بابر رحمانی ڈیلاس ، مفتی احمد القادری ڈیلاس ، مفتی حفیظ الرحمٰن شکاگو ، علامہ بدر القادری ہالینڈ ، پھر محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ ، اس کے بعد مفکر اسلام قمر الزماں اعظمی نے ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے رد میں دلائل و براہین کی روشنی میں شاندار خطبات ارشاد فرمائے۔ مولانا مسعود رضا ، مولانا غلام زرقانی اور مولانا عبد الرب مقامی علمائے کرام بھی اسٹیج کی زینت تھے۔

آخر میں تاج الشریعہ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے خطبہ صدارت ارشاد فرمایا اور نہایت رقت آمیز دعا فرمائی۔ اور قادیانیوں سے ہوشیار رہنے کی تاکید فرمائی۔ علامہ

محمد قمر الحسن قادری بستوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اس کانفرنس کے اثرات کے بارے میں فرماتے ہیں اس کانفرنس کا اثر یہ ہوا۔ کہ قادیانی کا اثر کم ہوگیا جب کہ اس کے ساتھ ہی دیوبندیت پر بھی حرف گیری کی گئی اور تحذیر الناس کے نظریاتی کردار کو بھی واضح کیا گیا لوگوں نے محسوس کیا کہ قادیانیت کا زہر کہاں سے پھیلا علما نے صراحت کے ساتھ تحذیر الناس کی عبارت پر بحث کی اور اس کے پرخچے اڑا دیے۔

فتاویٰ تکفیرِ منکر ختم نبوت :

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ و فتاویٰ کی دنیا میں ضخیم فتاویٰ یاد گار چھوڑا ہے۔ ان میں سے کئی فتاویٰ کے ذریعے آپ نے تحفظ ختم نبوت کا کام کیا ہے۔

اقتباس ملاحظہ کیجیے ! " زید بے قید اس فتویٰ ملعونہ سے جس میں اس نے قادیانیوں کو اہل قبلہ قرار دیا ہے ، کافر ہوگیا اس پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور تجدید نکاح بھی اگر بیوی رکھتا ہو "۔

اشعار برائے فروغ عقیدہ ختم نبوت :

عقائد اسلامیہ خصوصاً عقیدہ ختم نبوت پر شب خوں مارنے والی سر فہرست جماعتوں میں قادیانی بھی ہے۔ اس کی سرکوبی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں حضور تاج الشریعہ نے اپنے اشعار میں بھی خاتمیت محمدی کو بیان فرمایا ہے۔

چند مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں :

کرنا تھا خدا کو ہم پر آشکارا
آخری نبی ہے اس کو سب سے پیارا
کوئی بھی نبی ہو پچھلی امتوں کا
تم کو سب کر سبقت یا رسول اللّٰہ
نعرہ رسالت یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم

(تحفظ ختم نبوت میں خانوادہ رضویہ کا کردار ، ص 79 ، 80)

پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری اور تحفظ ختم نبوت :

تاجدار روحانیت ، امیر ملت ، پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری کو اللّٰہ عزوجل نے گونا گوں صفات سے نوازا تھا ، آپ کو فاتح قادیان کی شاگردی کا شرف بھی حاصل ہے ، آپ نے 1908 ء میں بمقام لاہور مرزا صاحب قادیانی کو مباہلہ کی دعوت دی ، انکار ہونے پر سر عام مرزا صاحب کی عبرتناک موت کی پیشین گوئی کی جو صحیح ثابت ہوئی۔
(مہر منیر ، ص 406)

دعوت مباہلہ اور موت کی پیش گوئی :

مرزا کی شامت آئی تو لاہور کا رخ کیا ، خبر اڑتے ہی پنجاب بھر سے شمع رسالت کے پروانے ، ختم نبوت کے دیوانے مرزا کے تعاقب میں لاہور آ پہنچے اپریل اور مئی 1908 ء کے دو ماہ مسلسل امیر ملت سیدنا جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے لاکھوں فرزندان اسلام کی معیت میں مرزا کا محاصرہ کیے رکھا۔ آخر 25 مئی کو موچی دروازہ لاہور پر ایک عظیم الشان جلسہ ختم نبوت سے آپ کا ولولہ انگیز خطاب ہوا ، اسی شام آپ نے دو ٹوک الفاظ میں فرمایا:

" آج میں چند ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں مرزا اعلان کے باوجود کبھی مناظرہ میں نہیں آتا ، لہذا میں اسے مباہلے کی دعوت دیتا ہوں "۔

مرزا کی موت کی پیش گوئی :

آپ نے فرمایا : میں نبوت کا دعویدار نہیں بلکہ سچے نبی کا سچا غلام ہوں ، میں نے کبھی پیشین گوئیاں نہیں کیں ، نہ پسند کرتا ہوں ، البتہ آج اس دعوت مباہلہ میں اپنے سچے نبی کی عزت و عظمت کی خاطر ایسی پیشین گوئی کرنے جا رہا ہوں جو ان شاء اللّٰہ عزوجل حرف بحرف سچ ثابت ہوگی۔ جھوٹے نبی مرزا کی طرح غلط نہیں ہوگی۔

معزز مسلمانو ! غور سے سنو ، مجھے بتاؤ کہ اس وقت مرزا کہاں ہے ؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا : سامنے والے محلے کے ایک مکان میں ، آپ نے کہا ان شاء اللّٰہ مرزا کی موت آنے والی ہے ، اور وہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر انتہائی عبرتناک اور شرمناک موت مرے گا ، اس کے بعد آپ نے طویل خشوع و خضوع کے ساتھ دعا فرمائی۔ پورے مجمع پر رقت طاری تھی اور آنسوؤں کی جھڑی میں آمین کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں ، ایسا رقت آمیز منظر چشم فلک نے پہلے کم دیکھا ہوگا ، اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کی عزت و حرمت کے صدقے شہزادہ رسول کی دعا اور پیشین گوئی کو شرف قبولیت بخشا۔ چند گھنٹے بعد ہی یعنی رات دس بجے مرزا لاہور میں اسی مکان میں ہیضہ کا شدید حملہ ہوا۔ مسلسل بارہ گھنٹے دونوں طرف سے بدبودار مادہ خارج ہوتا رہا ، صبح 10 بجے تک جب کوئی آواز نہیں آئی تو دروازہ کھول کر دیکھا گیا ، مرزا گندگی میں لت پت مرا پڑا تھا ، چونکہ چاروں طرف مسلمانوں کا محاصرہ تھا لہذا کوڑے کی گاڑی میں خفیہ طور پر ڈال کر ریلوے اسٹیشن لایا گیا اور وہاں سے بذریعہ مال گاڑی قادیان منتقل کر کے کفن و دفن کیا گیا ، اتنے میں پورے بر صغیر میں جھوٹے نبی کے عبرتناک انجام اور

سچے نبی کے سچے فرزند حضرت امیر ملت کی زبردست کرامت کا شہرہ پھیل چکا تھا۔
(قادیانیت اور تحریک تحفظ ختم نبوت ، ص 78 ، 79)

استاذ زمن علامہ حسن رضا خان (متوفٰی 1908 ء) رحمۃ اللّٰہ علیہ اور تحفظ ختم نبوت :

آپ کی مستقل کوئی تحریر یا تصنیف قادیانی کی تکفیر پر نہیں مل سکی۔ البتہ آپ نے رجب 1323 ھ مطابق یکم ستمبر 1905 ء کو ایک ماہنامہ رسالہ جاری کیا جس کا نام علامہ حسن نے ,, قہر الدیان علی مرتد بقادیان ،، تجویز کیا جو منکر ختم نبوت قادیان کی تکفیر پر روشن دلیل ہے۔

اشعار بر ختم نبوت :
آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے ختم نبوت پر اشعار لکھے ہیں۔

چند اشعار درج ذیل ہیں :

تمام ہو گئی میلادِ انبیا کی خوشی
ہمیشہ اب تری باری ہے بارہویں تاریخ

اے نظم رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع
تو نے ہی اِسے مطلعِ اَنوار بنایا

تھی جو اُس ذات سے تکمیل فرامیں منظور
رکھی خاتم کے لئے مہرِ نبوت محفوظ
(تحفظ ختم نبوت میں خانوادہ رضویہ کا کردار ، ص 34 ، 35)

حجۃ الاسلام ، حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری (متوفٰی 1943 ء) اور تحفظ ختم نبوت :

آپ نے منکر ختم نبوت اور مدعی نبوت قادیانی اور قادیانیوں کے رد میں 1898 ء میں رسالہ ,, الصارم الربانی علی اسراف القادیانی ،، تحریر فرمایا۔

اشعار کے ذریعے تحفظ ختم نبوت :

وہ لَا ثَانِی ہو تم آقا نہیں ثَانِی کوئی جس کا
اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو

ہُوَ الْاَوَّل ہُوَ الآخر ہُوَ الظَّاہر ہُوَ الْباطن

بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْم لَوْحِ مَحفُوظِ خُدا تم ہو

نہ ہوسکتے ہیں دو اَوّل نہ ہوسکتے ہیں دو آخِر

تم اَوّل اور آخر، اِبتداء تم اِنتہا تم ہو

حضرت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ (متوفٰی 1981 ء) اور تحفظ ختم نبوت :

(1) الرمح الدیانی علی رأس وسواس الشیطان :

آپ علیہ الرحمہ نے یہ کتاب 1331 ھ میں لکھی ، اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ گفتگو کی ہے ، اور منکرین کا رد بلیغ فرمایا ہے لیکن ساتھ ہی جگہ بہ جگہ منکر ختم نبوت اور مدعی نبوت قادیانی کا بھی رد کیا ہے

(2) تصحیح یقین بر ختم نبیین/ النبیین :
یہ کتاب آپ علیہ الرحمہ نے مرزا قادیانی کے رد میں لکھی ، اور خاتم النبیین کے معنی کو عام فہم انداز میں واضح کیا ہے۔

(3) حاشیہ الاستمداد : اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک منظوم کتاب ,, الاستمداد علی اجیال الارتداد ،، لکھی جس میں پہلے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ نعت پیش کیا ہے ، اور پھر اٹھنے والے تمام فتنوں کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استمداد کیا گیا ہے۔

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر حاشیہ ,, کشف ضلال دیوبند ،، کے نام سے لکھا۔ اس میں امام اہل سنت کے ایک شعر میں فرماتے ہیں :

اسرار رؤیت ختم نبوت
سب کو عدم میں لاتے ہیں

اس پر حاشیہ لکھتے ہوئے حضرت مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں :

اللّٰہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے حضور کو لاکھوں فضائل عالیہ خاصہ عطا فرمائے کہ کسی نبی اور رسول نے نہ پائے ، ازاں جملہ فوق سماوات معراج ہونا ، اس زندگی میں دیدار الٰہی نہ ہو ، خاتم النبیین ہونا۔ ظاہر ہے کہ یہ فضائل فقط رسول کہنے میں نہیں آ سکتے۔ ورنہ رسول تو سب ہیں سبھی میں ہوتے جنہیں اللّٰہ تبارک و تعالیٰ نے نئی شریعت دے کر بھیجا۔ اگر صرف رسول کو یہ شرف ملتا تو سارے کے سارے انبیاء کرام کو اللّٰہ تبارک و تعالیٰ کا دیدار ہوتا۔ لیکن امام ابو الوہابیہ کے نزدیک حضور کو جتنی خوبیاں جتنے کمال ہیں ، سب رسول کہہ دینے میں آجاتے ہیں۔ صاف کہہ دیا کہ حضور میں کوئی خوبی کوئی کمال ایسا نہیں جو سب رسولوں میں نہ ہو ، یہ معراج جو دیدار و ختم نبوت شفاعت کبریٰ و افضلیت مطلقه و غیرہا تمام خصائص حضور سے صریح انکار کیا ، یہ کھلا کفر ہے۔
(تحفظ ختم نبوت میں خانوادہ رضویہ کا کردار ، صفحہ 44)

مفتی ہند کے اشعار میں تحفظ ختم نبوت :

حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللّٰہ علیہ نے بذریعہ اشعار بھی تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دیا ہے ، آپ کے نعتیہ مجموعہ سے چند مثالیں ملاحظہ کیجیے :

تم ہو فتح بابِ نبوت تم سے ختمِ دَورِ رِسالت
ان کی پچھلی فضیلت والے صَلَّی اللہُ صَلَّی اللہ
صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم صَلَّی اللہ صَلَّی اللہ

دوسری جگہ کہتے ہیں :

تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر ختم فرمائی
رُسل کی ابتدا تم ہو نبی کی اِنتہا تم ہو

تیسری جگہ کہتے ہیں :

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

علامہ حسنین رضا خان قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ اور تحفظ ختم نبوت

آپ نے عقیدہ ختم نبوت کی تفہیم اور منکر ختم نبوت کی تکفیر پر مشتمل کتاب کے ترجمہ نگاری اور فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی کی ، تحریک میں علمائے اہل سنت کے ساتھ کارنامہ انجام دیا۔

تحریک رد قادیانیت میں شرکت :

تحریک کے متعلق علامہ حسنین رضا حیات و خدمات میں ہے :

تحریک وہابیت کی نو زائیدہ فتنے مثلاً دیوبندیت ، نیچریت ، قادیانیت ، غیر مقلدیت وغیرہ اٹھنے والے فتنوں کے سد باب کے لیے شہزادگان امام احمد رضا خان بریلوی ، حجۃ الاسلام ، مولانا حامد رضا خان ، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان دیگر علمائے کرام کے ہمراہ فاضل بریلوی کا دست راست بن کر کام کرتے رہے۔

منکر ختم نبوت کی تکفیر پر مشتمل کتاب کا ترجمہ :

آپ باطل فرقوں کے صندوق میں آخری کیل کی حیثیت رکھنے والی علمائے حرمین کی تقاریظ پر مشتمل کتاب ,, حسام الحرمین ،، کا اردو ترجمہ کیا۔ جس سے پہلے عربی دان ہی مستفید ہوتے تھے لیکن آپ نے اردو ترجمه کر کے اس کتاب اور اس میں بیان کردہ عقائد حقہ سے اردو دان طبقہ کے استفادہ کا سامان بھی فراہم کردیا۔

علامه مفتی تقدّس علی خان قادری رحمۃ اللّٰہ علیه (متوفٰی 1988 ء) اور تحفظ ختم نبوت :

علامه تقدس علی خان رحمۃ اللّٰہ علیه نے بھی منکر ختم نبوت کی بیخ کنی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

تحریک ختم نبوت میں حصه :
مفتی تقدس علی خان نے تحفظ ختم نبوت کے لیے ہجرت پاکستان کے بعد ,, تحریک ختم نبوت ،، میں شریک رہے اور نہ صرف شریک رہے بلکہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی خوب جہدوجہد کی۔

----- مفتی اعظم اور ان کے خلفاء میں ہے :

مفتی صاحب پاکستان تشریف لانے کے بعد تحریک ختم نبوت میں علمائے اہل سنت کے شابہ بشانہ کام کیا۔
(مفتی اعظم ہند اور ان کے رفقاء ، ص 270)

اور جدو جہد اور کوشش کا یہ عالم رہا کہ جب شرکائے تحریک ختم نبوت کو گرفتار کیا گیا تو اس میں مفتی صاحب بھی گرفتار ہوئے۔

چنانچہ سید صابر حسین شاہ بخاری تحریک ختم نبوت 1953 ء کے گرفتار ہونے والے علمائے کرام کی فہرست میں 50 ویں نمبر پر مفتی صاحب کا اسم گرامی یوں لکھتے ہیں :
مفتی تقدّس علی خان بریلوی (متوفٰی 1408 ھ / 1988 ء)۔

مفتی اعجاز ولی خان قادری رضوی (متوفٰی 1973 ء) اور تحفظ ختم نبوت :

------ تحریک ختم نبوت میں آپ کا حصه :
تحریک ختم نبوت 1953 ء ایک عظیم تحریک ثابت ہوئی جس میں مسلمانوں کو کامیابی ملی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا لیکن یہ کام یوں ہی نہیں ہوگیا بلکہ اس میں علمائے کرام اور عوام کی قربانیاں شامل ہیں۔
علامه ولی خان نے بھی اس تحریک میں شرکت کی اور ہر ممکن خدمت انجام دی جس کے پاداش میں آپ کو سلاخوں کے پیچھے قید و بند کی صعوبتیں بھی اٹھانی پڑیں۔

رکن شوریٰ مولانا شاہد مدنی لکھتے ہیں :
آپ نے 1953 ء میں ہونے والی تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا ، جس کی وجہ سے (غالباً جمادی الاخری 1372 ھ مطابق 1953 ء سے) تقریباً ساڑھے تین ماہ سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند رہے۔
(تذکرہ مفتی ولی اعجاز خان ، ص 09)

شرف ملت ، علامه عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللّٰہ علیه لکھتے ہیں :

1953 ء میں تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے کی بنا پر ایک سو دن (Day) سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند رہے۔
(تذکرہ اکابرین اہل سنت ، ص 65)

سید صابر حسین شاہ بخاری نے مذکورہ تحریک میں شریک علمائے اہل سنت میں آپ کا نام نامی 24 ویں نمبر پر یوں لکھا ہے :
,, مولانا مفتی اعجاز ولی خان رضوی علیہ الرحمہ (م 1393 ھ / 1973 ء)

علامہ شاہ احمد نورانی قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ اور تحفظ ختم نبوت :

آپ خلیفہ اعلیٰ حضرت مبلغ اسلام علامہ عبد العلیم میرٹھی صدیقی کے فرزند تھے ، غیر معمولی سیاسی و مذہبی سوجھ بوجھ کے مالک ہیں ، ورلڈ اسلامک مشن اور جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ تھے ، قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے پارلیمانی لیڈر رہ چکے ہیں ، تبلیغ اسلام ، اسلام کے خلاف حملوں کا جواب اور مسلمانوں کی سیاسی بالادستی کے لیے ہمیشہ مصروف رہتے تھے ، قادیانیت کو بیچ و بن سے اکھاڑنے کا سہرا آپ کے سر جاتا ہے۔

انگریزی میں مرزائیت کے رد میں ایک ضخیم کتاب بھی تحریر فرمائی ، سیاست ، رد قادیانیت اور تبلیغ اوڑھنا بچھونا ہے ، اندروں پاکستان اور پوری دنیا میں قادیانیت کا آغاز کار ہی سے مقابلہ کر رہے تھے ، ہزاروں غیر ملکی دورے کر چکے ہیں۔

1965 ء سرینام جنوبی امریکہ میں سات ماہ قیام کر کے فتنہ قادیانیت کو کچلا اور ایک مناظرے میں مرزائیوں کو ایسی شکست فاش دی کہ اب مرزائی کسی سنی عالم کے مقابلے میں آنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

1953 ء کی تحریک تحفظ ختم میں آپ کراچی میں مولانا عبد الماجد بدایونی (متوفٰی 1970 ء) اور دیگر علما کے ساتھ شریک رہے ، آرام باغ میں جمعه کے دن تحریک کا آغاز ہوا تو علامه نورانی پیش پیش تھے ، گرفتاری کے لیے رضاکاروں کی تیاری کے علاوہ دیگر ضرورت انتظامات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

کراچی میں آل پاکستان مسلم پارٹیز کے پہلے اجلاس کے بعد آئندہ اجلاس کے انتظامات کے لیے گیارہ ممبروں پر مشتمل جو بورڈ بنایا گیا اس کے ممبر تھے۔

1949 ء میں پاکستان آنے کے بعد آپ نے سب سے پہلا بیان قادیانیوں ہی کے بارے میں جاری کیا ،اپ نے صدر پاکستان یحییٰ خان کو مخاطب کرتے ہوئے صاف کہا تھا کہ تمہارا قادیانی مشیر ایم ، ایم احمد پاکستانی معیشت کو تباہ کر رہا ہے جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان ہمارے ہاتھ سے نکل سکتا ہے ، بالآخر وہی ہوا ، جس کا خدشہ مولانا نورانی نے ظاہر کیا تھا ، یعنی حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مشرقی پاکستان ,, بنگلادیش ،، کے نام سے پاکستان سے الگ ہوگیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیه میدان سیاست میں :

اگرچہ آپ 1949 ء میں کراچی میں مقیم ہوگئے تھے ، لیکن زیادہ وقت بیرون ممالک کے تبلیغی دوروں کی وجہ سے پاکستان میں زیادہ متعارف نہیں ہوئے تھے ، جب خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیه 1970 ء میں جمعیت علمائے پاکستان کے صدر منتخب ہوئے تو علامه نورانی نے علما کے اصرار پر سیاست میں حصہ لینا شروع کیا ، اسی سال کے عام انتخابات میں جمعیت کی پارلیمانی پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔

قادیانیت پر پہلی ضرب :

علامہ نورانی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے قومی اسمبلی میں موجودگی سے سیاسی سطح پر ملی مفادات کے لیے کام کا اچھا موقع سمجھا اور 15 اپریل 1972 ء کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں عبوری آئین پر تقریر کرتے ہوئے اسلام اور ختم نبوت کے تحفظ کی پہلی آواز اسمبلی میں بلند کی ،

آپ نے فرمایا: ,, جو آئین ہمارے سامنے عمدہ فریم میں سجا کر پیش کیا گیا ہے ، اس میں اسلام کو قطعاً کوئی تحفظ نہیں دیا گیا ، میں اس دستور کو معزز ایوان کے لیے قابل قبول نہیں سمجھتا ہوں اور اس کی مخالفت کرتا ہوں ، اس میں لکھا ہے کہ صدر پاکستان مسلمان ہوگا مگر مسلمان کی کوئی تعریف نہیں جانتا کہ کیا ہے ، ہر شخص مسلمان بننے کی کوشش کرتا ہے ، آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی نہیں ماننے والا ہمارے نزدیک مسلمان نہیں ہے ، اور جو لوگ حضور صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے ہم انہیں مسلمان نہیں سمجھتے ، تو پھر کیسے چور دروازے سے آ کر اسلام کے نام پر حکمران بن سکتے ہیں ، اور تباہی کا سامان پیدا کر سکتے ہیں۔
(دیکھیے! تعارف علمائے اہل سنت ، ص 42)

اس پر وفاقی وزیر مولانا کوثر نیازی نے کہا : علما مسلمان کی کوئی متفقہ تعریف اگر ایوان میں پیش کریں تو ہم اسے منظور کرنے کے لیے تیار ہیں ، جمعیت العلماء پاکستان کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی ازہری رحمۃ اللّٰہ علیہ نے فرمایا : میں اپنی جماعت کی طرف سے مسلمان کی متفقہ تعریف پیش کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں۔

اجلاس کے خاتمے پر رات کو علامہ نورانی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے کمرے میں مجاہد ملت عبد الستار خان نیازی مرکزی جنرل سیکریٹری جمعیت علمائے

پاکستان ، مولانا محمد علی رضوی ممبر قومی اسمبلی ، مولانا غلام علی اوکاڑوی صدر جمعیت صوبہ پنجاب اور عبد المصطفیٰ اعظمی (رحمہم اللّٰہ) ممبر اسمبلی سر جوڑ کر بیٹھے ، علامہ ازہری نے مسلمان کی مختصر اور جامع تعریف پیش کی ، اسے سب نے پسند کیا ، مفتی محمود ، مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبد الحق ممبران قومی اسمبلی جمعیت علمائے اسلام نے اس تعریف کو جامع قرار دیا۔

چونکہ علامہ نورانی اور علامہ ازہری رحمۃ اللّٰہ علیہما تقریر کر چکے تھے اس لیے اتفاق رائے کے پیش نظر یہ تعریف 17 اپریل کو مولانا عبد الحق نے اسمبلی میں پیش کی۔
قومی اسمبلی میں قادیانیت پر علامہ نورانی کی یہ پہلی ضرب تھی جس نے بالآخر تحریک کی صورت اختیار کی اور قادیانی اپنے کیفر کردار کو پہنچے اور اس کے ذریعے مرزائیوں کا چور دروازہ بند ہوا۔
(قادیانیت اور تحریک تحفظ ختم نبوت ، ص 87 تا 89)

------ شاہین عقیدہ ختم نبوت حضرت مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ (متوفّٰی 2005 ء) نے عقیدہ ختم نبوت پر تقریباً سوا صدی تک لکھی جانے والی علما کی کتب ع رسائل کو جمع کرکے از سرِ نو ترتیب و تدوین کے بعد چھاپنے کے کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کا نام " عقیدہ ختم النبوۃ " رکھا

آپ کی حیات میں 6 جلدیں پوری ہو چکی تھیں ، آپ کے بعد بھی یہ کام جاری رہا اور اب تک کتاب " عقیدہ ختم النبوۃ " کی 16 جلدیں چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہیں۔